پاسبانِ ختمِ نبوت، تاجدارِ گولڑہ

حضرت سید پیر مہر علی شاہ قدس سرہ

اور

فتنۂ قادیانیت

محمد متین خالد

Scanned with CamScanner

میں رحمتوں کے باب سے ہو کر نکل گیا
میزانِ عدل میرے عمل تولتی رہی

اب احتساب میرے گناہوں کا کس لیے
اب واسطہ دیا ہے تمہارے حبیب ﷺ کا

ہزار شکر کہ ہم سایۂ رسول ﷺ میں ہیں
تلاش کرتی رہے گردشِ زمانہ ہمیں

میرے گناہ زیادہ ہیں یا تیری رحمت
کریم تو ہی بتادے حساب کر کے مجھے

کچھ اشکِ ندامت ہیں میرے دامن تر میں
میں راہِ عدم کے لیے تیار بہت ہوں

حبیب الرحمٰن ہائی کلاس بیکرز

جی ٹی روڈ وزیر آباد فون: 055 - 6606540
0300-9623065

Scanned with CamScanner

پاسبانِ ختمِ نبوت، تاجدارِ گولڑہ

حضرت سید پیر مہر علی شاہ

اور

فتنۂ قادیانیت

محمد متین خالد

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
ریلوے روڈ نزد تحصیل موڑ ننکانہ صاحب
0300-6669680, 0300-4839384

Scanned with CamScanner

اس کتابچہ کی اشاعت کے سلسلہ میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت تحصیل ایبٹ آباد کے امیر مجاہد ختم نبوت جناب وقار گل جدون صاحب نے مالی تعاون فرمایا۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر عطا فرمائے۔ (آمین)

Scanned with CamScanner

انتساب!

تحفظ ختم نبوت کے محاذ پر انتھک اور بے پایاں خدمات سرانجام دینے والے
تعلیم وتدریس کے میدان میں منفرد اور اعلیٰ روایات کو ایک نیا آہنگ بخشنے والے
پرآشوب اور نامساعد حالات میں گھر والوں کو جینے کا انمول سلیقہ سکھانے والے
برادرگرامی جناب **محمد شاہین پرواز**

کے نام

شاہین کبھی پرواز سے تھک کر نہیں گرتا
پر دم ہے اگر تُو، تو نہیں ہے خطرہ افتاد

Scanned with CamScanner

صلی اللہ علیہ وسلم

اج سِک متراں دی ودھیری اے
کیوں دِلڑی اداس گھنیری اے

لُوں لُوں وچ شوق چنگیری اے
اج نیناں لایاں کیوں جھڑیاں

مُکھ چند بدر شعشانی اے
متھے چمکے لاٹ نُورانی اے

کالی زُلف تے اَکھ مستانی اے
مخمور اکھیں ہُن مَد بھریاں

اس صورت نُوں مَیں جان آکھاں
جاناں کہ جانِ جہان آکھاں

سچ آکھاں تے ربّ دی شان آکھاں
جس شان توں شاناں سب بنیاں

سبحان اللہ ما اجملک، ما احسنک، ماا کملک
کتھے مہر علی کتھے تیری ثنا گستاخ اکھیں کتھے جا اڑیاں

حضرت پیر سیّد مہر علی شاہؒ

Scanned with CamScanner

گراں بہا تحفہ

1857ء کی جنگ آزادی سے انگریز سامراج بہت پریشان تھا۔ اس کے تھنک ٹینک نے اسے بتایا کہ جب تک مسلمانوں کے دلوں میں جذبہ جہاد اور محبت رسول ﷺ موجود ہے، دنیا کی کوئی طاقت انہیں شکست نہیں دے سکتی۔ چنانچہ مسلمانوں کے دلوں سے یہ دونوں چیزیں ختم کرنے کے لیے انگریز نے اپنی کوششیں تیز تر کر دیں۔ مسلمانوں پر ظلم و تشدد کی انتہا کر دی۔ مدارس جو رشد و ہدایت اور علم و فضل کے چراغ تھے، انہیں گل کرنا شروع کر دیا۔ اسلامی اقدار ایک سازش کے ذریعے بتدریج ختم کیے جا رہے تھے۔ شان رسالت مآب ﷺ میں توہین کے واقعات میں اضافہ ہونے لگا۔ اپنے خود کاشتہ پودے ''قادیانیت'' کی اپنی خاص سرپرستی میں آبیاری کی۔ ایسے پرفتن حالات میں امام العارفین، مجاہد ختم نبوت حضرت سیّد پیر مہر علی شاہ گولڑویؒ تجدید دین کے پیکر بن کر سامنے آتے ہیں جنہوں نے تحفظ ختم نبوت اور تعظیم و توقیر مصطفیٰ ﷺ کا پرچم بلند کیا اور اپنے قلم کو تلوار بنا کر باطل قوتوں بالخصوص منکرین ختم نبوت قادیانیوں کو ناکوں چنے چبوائے۔ فتنہ قادیانیت کے خلاف آپ کا جہاد ایک ایسا مجددانہ کارنامہ ہے جسے ہمیشہ یاد رکھا جائے گا۔

حضرت سیّد پیر مہر علی شاہؒ کو علوم ظاہرہ و باطنہ، مقام شریعت و طریقت میں اعلیٰ مقام اور فتنہ قادیانیت کے خلاف موثر جدوجہد کرنے پر بلاشبہ چودھویں صدی کا مجدد کہا جا سکتا ہے۔ آپ وحدت امت اور اتحاد بین المسلمین کے علمبردار تھے۔ 25 اگست 1900ء کو لاہور میں جھوٹے مدعی نبوت آنجہانی مرزا قادیانی سے مناظرہ و مباہلہ کے موقع پر آپ نے برصغیر کے تمام مکاتب فکر کے علما کی طرف سے متفقہ طور پر نمائندگی کا

Scanned with CamScanner

فریضہ سرانجام دیا۔ اس تاریخی مباہلہ میں اللہ رب العزت نے آپ کو فتح و نصرت اور کامیابی بخشی اور قادیانیوں کی ذلت و رسوائی کو ہمیشہ کے لیے یادگار بنا دیا۔ حقیقت یہ ہے کہ آپ بریلوی، دیوبندی اور اہلحدیث، سب کے متفقہ امام اور مقتدا تسلیم کر لیے گئے۔ یہ تاجدار گولڑہ کے روحانی فیض کا نتیجہ ہے کہ قادیانی 1974ء میں آئین پاکستان کے تحت غیر مسلم اقلیت قرار پائے لیکن ان کی اسلام اور پاکستان کے خلاف ریشہ دوانیاں اب بھی جاری ہیں۔ حضرت پیر صاحب کے مشن کے مطابق تمام مسلمانوں کو متحد ہو کر قادیانیوں کی مذموم سرگرمیوں کے خلاف بھرپور جدوجہد کرنی چاہیے۔

فاتح قادیانیت حضرت سیّد پیر مہر علی شاہؒ کے مقدس مشن کے سپاہی جناب محمد متین خالد نے زیر نظر کتابچے میں تاجدار گولڑہ کی فتنہ قادیانیت کے خلاف تاریخی جدوجہد کو اس سلیقہ سے اختصار کے ساتھ بیان کیا ہے کہ گویا سمندر کو کوزے میں بند کر دیا ہے۔ تحقیق کے ساتھ ساتھ عالمانہ بصیرت نیز خوبصورت انداز نگارش بھی ان کی تحریروں کا طرہ امتیاز ہے۔ ان کا علم حقیقتِ رقم، ان کی زبان شرافتِ ترجمان، ان کا دماغ فہم سلیم کا نقیب، ان کا قلب محبت رسول ﷺ کا سرمایہ دار اور ان کا وجود قادیانیت کے لیے ایک ڈراؤنا خواب ہے۔ جناب متین صاحب کا یہ علمی و تحقیقی مقالہ جو مطالعہ کے دوران وجد کی کیفیت پیدا کرتا ہے، تحفظ ختم نبوت کا کام کرنے والوں کے لیے صوری اور معنوی اعتبار سے ایک گراں بہا تحفہ ہے۔ امید واثق ہے کہ اس کتابچہ کو تمام حلقوں میں قابل قدر پذیرائی حاصل ہوگی۔

کوئی بزم ہو کوئی انجمن، یہ شعار اپنا قدیم ہے
جہاں روشنی کی کمی ملی، وہیں ایک چراغ جلا دیا

میاں محمد ظفر عباس

ننکانہ صاحب

حضرات اولیائے عظام اور علمائے کرام، اللہ تعالیٰ کی انسانی مخلوق کا نہایت بیش قیمت حصہ ہے۔ ایسا حصہ جسے اللہ رب العزت نے خود اپنا دوست قرار دیا۔ انہیں ایمان وتقویٰ کا علمبردار بتلایا اور واضح فرمایا کہ دنیا وآخرت میں ہر قسم کی بشارتیں ان کے لیے ہیں۔ ایسے ہی خوش نصیبوں میں پاسبان ختم نبوت، تاجدار گولڑہ شریف حضرت پیر سید مہر علی شاہ گولڑوی شامل ہیں۔ آپ کا شمار ان نابغہ روزگار ہستیوں میں ہوتا ہے جو احیائے اسلام اور تجدید دین کے باعث محی الدین تھے۔ آپ علم وعرفان اور شریعت وطریقت، دونوں میں جامع تھے۔ قدرت کی طرف سے آپ کو علم لدنی کا گنج بیکراں عنایت ہوا تھا۔

حضرت سید پیر مہر علی شاہ اپنے دور کے مشہور صوفی بزرگ ہیں جن کا شجرہ نسب 25 واسطوں سے حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ اور 36 واسطوں سے سیدنا حضرت امام حسنؓ سے ملتا ہے۔ آپ کے اسلاف میں سے ایک بزرگ ضلع انبالہ (بھارت) سے نقل مکانی کر کے راولپنڈی سے چند میل دور بمقام گولڑہ شریف آباد ہو گئے۔ یہاں کے بزرگوں کا روحانی فیض تھا کہ آپ بہت جلد گرد ونواح میں مقبول ہو کر مرجع خلائق بن گئے اور یہ سلسلہ فیوض وبرکات اس چھوٹے سے گاؤں میں آج بھی جاری وساری ہے۔

1890ء میں حضرت پیر مہر علی شاہ گولڑویؒ نے مستقل طور پر مدینہ طیبہ میں سکونت پذیر ہونے کا ارادہ کر لیا۔ لہٰذا اس غرض سے حج کا سفر کیا۔ مدینہ طیبہ میں حضور نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں حاضری کے بعد بہت خوش ہوئے کہ اب زندگی کی باقی تمام بہاریں گنبد خضرا کی ٹھنڈی چھاؤں تلے گزاریں گے۔ اسی روز حضور نبی کریم ﷺ پیر مہر علی شاہ کے خواب میں تشریف لائے اور فرمایا: ''مہر علی! ہندوستان میں مرزا قادیانی میری احادیث کو تاویل کی قینچی سے ٹکڑے ٹکڑے کر رہا ہے اور تم خاموش بیٹھے ہو۔ واپس جاؤ اور اس فتنہ کا سدباب کرو۔''

یہاں یہ بات قابل ذکر ہے کہ نبی اپنے امتی کو ہمیشہ اعلیٰ وارفع کام کا حکم دیتا ہے۔ مسجد نبوی ﷺ میں ایک نماز ادا کرنے کا ثواب پچاس ہزار نمازوں کے برابر ہے۔

Scanned with CamScanner

جبکہ بیت اللہ شریف میں ایک نماز ادا کرنے پر ایک لاکھ نمازوں کا ثواب ملتا ہے۔ لیکن یہاں حضور نبی کریم ﷺ اپنے ایک امتی کو حکم دے کر قادیانی فتنہ کی سرکوبی کے لیے واپس ہندوستان بھیج رہے ہیں۔ اس بات سے ثابت ہوتا ہے کہ تحفظ ختم نبوت کا کام جہاد عظیم ہے۔ اس کام سے بڑھ کر کوئی کام "امر بالمعروف اور نہی عن المنکر" کی تعریف پر پورا نہیں اترتا۔ جو کوئی شخص دنیا کے کسی خطے میں تحفظ ختم نبوت کا کام کرتا ہے اسے بیت اللہ شریف اور مسجد نبوی ﷺ میں نمازیں پڑھنے سے کروڑوں درجہ زائد ثواب ملتا رہے گا کیونکہ اس کی کوشش سے ایک مسلمان مرتد ہونے سے بچ جاتا ہے اور ایک گم کردہ راہ قادیانی واپس اسلام کی آغوش میں آ جاتا ہے۔ اگر کوئی شخص تحفظ ختم نبوت کا کام کرتا ہے تو اس کو ثواب تو ہوگا ہی لیکن اس کی وجہ سے جتنے آدمی اس نیک کام کو شروع کریں گے یا اس فتنہ کے کفریہ عقائد سے آگاہ ہو کر اپنا ایمان بچائیں گے یا اس فتنہ میں جتنا لوگ واپس حلقہ بگوش دین متین ہو جائیں گے تو ان سب لوگوں کی نیکیوں میں اس شخص کا بھی مستقل حصہ ہوگا۔ تحفظ ختم نبوت کا کام ایک ایسے سرمائے کی مثل ہے جو کسی فیض رساں تجارت میں لگا دیا جائے تو اس سے ہمیشہ اس کا منافع ملتا رہے۔ دوسری اہم بات یہ بھی معلوم ہوئی کہ تحفظ ختم نبوت کے کام کی سرپرستی اور نگرانی براہ راست حضور نبی کریم ﷺ خود فرماتے ہیں اور ضرورت پڑنے پر راہنمائی بھی کرتے ہیں۔

چنانچہ اس خواب کے بعد آپ واپس ہندوستان تشریف لے آئے جس کے ایک سال بعد یعنی 1891ء میں مرزا قادیانی نے نبوت کا دعویٰ کیا اور یہ مسلمانوں کے لیے ایک عظیم فتنہ ثابت ہوا۔ مرزا قادیانی نے دین اسلام سے کھلی بغاوت کی۔ حضور نبی کریم ﷺ کی ختم نبوت پر ڈاکہ ڈالا۔ مرزا قادیانی نے اپنے آپ کو خدا کا نبی اور رسول بلکہ محمد رسول اللہ ﷺ سے افضل کہا، اپنی باتوں کو احادیث کا درجہ دیا، دین اسلام کو مردہ مذہب کہا، اپنے ماننے والے مرتدوں کو صحابہ رسول کے نام سے پکارا، اپنی بیوی کو ام المومنین کے نام سے تعبیر کیا، اپنے گھر والوں کو اہل بیت کا نام دیا، تین سو تیرہ بدری صحابہ کرامؓ کے مقابلہ میں اپنے تین سو تیرہ چیلوں کی فہرست تیار کی، حضور نبی کریم ﷺ کی نقل کرتے ہوئے اپنے ننانوے صفاتی نام رکھے، اپنے بیٹے کو قمر الانبیا کہا، اپنی بیٹی کو سید النسا

کہا، قادیان آنے کو ظلی حج قرار دیا، جنت البقیع کے مقابلہ میں قادیان میں ایک بہشتی مقبرہ تیار کروایا، خود کو نبی نہ ماننے والوں کو کنجریوں کی اولاد کہا، اپنی عبادت گاہ کو مسجد اقصیٰ کہا، اپنے جانشینوں کو خلفا راشدین کہا، قرآن پاک میں من گھڑت تحریفیں کیں، احادیث رسول ﷺ کو بگاڑا، اقوال صحابہؓ و بزرگان دین کو مسخ کیا، جہاد کو حرام قرار دیا، انگریز کی اطاعت کو لازمی قرار دیا (نعوذ باللہ).............. مرزا قادیانی نے صرف اسی پر اکتفا نہیں کیا بلکہ اس نے اپنی بدباطنی اور انگریزی نبوت کو چلانے اور چمکانے کے لیے دین اسلام، حضور خاتم النبیین ﷺ اور مقدس ہستیوں پر انتہائی رکیک حملے کیے۔ مرزا قادیانی اور اس کے شیطانی چیلوں نے جس دریدہ دہنی اور زہر افشانی کا مظاہرہ کیا، اسے تحریر میں لاتے ہوئے قلم کانپتا ہے، جسم پر رعشہ طاری ہوتا ہے، قلب و جگر زخمی ہوتے ہیں، آنکھیں خون کے آنسو روتی ہیں اور روح تڑپتی ہے۔

قدرت نے حضرت پیر مہر علی شاہ کو تحفظ ختم نبوت اور فتنہ قادیانیت کی بیخ کنی کے لیے بطور خاص تیار کیا تھا۔ آپ نے اس سلسلہ میں بے حد علمی اور عملی جدوجہد کی جس کی وجہ سے کروڑوں مسلمان قادیانیت کے ارتداد کا شکار ہونے سے بچ گئے۔ آپ کی یہ خدمت تاریخ کے اوراق میں ہمیشہ یاد رکھی جائے گی۔ چنانچہ سیدنا پیر مہر علی شاہ فتنہ قادیانیت کی سرکوبی کے لیے میدان میں نکل آئے اور مرزا قادیانی کا ہر میدان میں محاسبہ کیا۔ مسلمانوں کو اس فتنہ کی شرانگیزیوں سے آگاہ کیا۔ کچھ عرصہ بعد مرزا قادیانی نے حضرت پیر مہر علی شاہ قدس سرہ کو چیلنج بھیجا کہ آؤ! لوگوں کے ایک جم غفیر کے سامنے، میں بھی سورۃ الفاتحہ کی تفسیر لکھتا ہوں اور آپ بھی سورۃ الفاتحہ کی تفسیر لکھیں، جس کی تفسیر بہترین ہو، وہ سچا اور جس کی ناقص ہو، وہ جھوٹا۔ پیر صاحبؒ نے مرزا قادیانی کے اس چیلنج کے جواب میں فرمایا کہ تمہارا چیلنج منظور ہے لیکن ایک شرط ہے کہ اس اجتماع میں تم بھی اپنے کاغذ پر قلم رکھ دو، میں بھی اپنے کاغذ پر قلم رکھ دوں گا۔ جس کا قلم خود بخود چلے اور تفسیر قرآن لکھ دے، وہ سچا اور جس کا قلم خود بخود نہ چلے وہ جھوٹا۔ مرزا قادیانی نے جواب میں اس طرح چپ سادھی، گویا دنیا سے رخصت ہو گیا۔ بعد ازاں حضرت پیر مہر علی شاہ نے مرزا قادیانی کو چیلنج بھیجا کہ حق و باطل کے فیصلہ کے لیے بادشاہی مسجد لاہور میں آ جاؤ۔ ہم

دونوں مسجد کے ایک مینار پر چڑھ کر ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑ کر چھلانگ لگاتے ہیں۔ جو سچا ہوگا، وہ بچ جائے گا اور جو کاذب ہوگا، وہ مرجائے گا۔ مرزا قادیانی یہ چیلنج سن کر یوں گم سم ہوگیا جیسے سانپ سونگھ گیا ہو۔ (تحریک ختم نبوت از شورش کاشمیریؒ)

مرزا قادیانی نے اپنی عادت خبیثہ کے مطابق پھر پیر صاحبؒ کو کسی بات کا چیلنج بھیجا تا کہ عوام میں شکوک وشبہات پیدا کیے جائیں۔ قدرت نے پیر صاحبؒ کو ایسا رعب اور جلال نصیب کیا تھا کہ مرزا قادیانی ان کا نام سن کر تھر تھر کانپنے لگ جاتا تھا۔ پیر صاحبؒ نے جواب میں چیلنج بھیجا کہ آؤ ہم دونوں ایک بہت بڑے جلتے ہوئے تنور میں چھلانگ لگاتے ہیں۔ جو سچا ہوگا، وہ بچ جائے گا اور جو جھوٹا ہوگا، وہ جل کر بھسم ہوجائے گا۔ مرزا قادیانی اس مقابلہ میں بھی دم دبا کر بھاگ گیا۔ (سیارہ ڈائجسٹ، اولیائے کرام نمبر)

ایک عرصہ بعد قادیانی جماعت کا ایک وفد حضرت پیر مہر علی شاہؒ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا کہ ایک اندھے اور ایک اپاہج یعنی لنگڑے کے حق میں آپ دعا کریں، دوسرے اندھے اور لنگڑے کے حق میں مرزا قادیانی دعا کرے۔ جس کی دعا سے اندھا اور لنگڑا ٹھیک ہوجائیں، وہ سچا ہے، اس طرح حق وباطل کا فیصلہ ہوجائے گا۔ پیر صاحب نے جواب میں کہا کہ یہ بھی منظور ہے لیکن مرزا قادیانی سے یہ بھی کہہ دیں کہ اگر مردے بھی زندہ کرنے ہوں تو آ جائے، ہم اس کے لیے بھی تیار ہیں۔ اس پر مرزا قادیانی کو پیر صاحب کے سامنے آنے کی ہمت نہ پڑی۔ اس موقع پر پیر مہر علی شاہؒ نے فرمایا: ''یہ دعویٰ میں نے ازخود نہیں کیا تھا بلکہ عالم مکاشفہ میں حضور نبی کریم ﷺ کے جمال باکمال سے میرا دل اس قدر قوی اور مضبوط ہوگیا تھا کہ مجھے یقین کامل تھا کہ اگر اس سے کوئی بڑا دعویٰ بھی کرتا تو اللہ تعالیٰ ایک جھوٹے مدعی نبوت کے خلاف ضرور مجھے سچا ثابت کرتے۔ مجھے یقین کامل ہے کہ جو شخص تحفظ ختم نبوت کا کام کرتا ہے، اس کی پشت پر نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ہاتھ ہوتا ہے۔'' پیر صاحب کا یہ احساس تائید ربانی سے بہرہ ور تھا کیونکہ تحفظ ختم نبوت کی اس جدوجہد میں شروع ہی سے آپ کو حضور سید المرسلین ﷺ کے بے پایاں لطف وکرم کی تجلیاں اپنی آغوش میں لیے ہوئے تھیں۔

مجاہد ختم نبوت حضرت پیر مہر علی شاہؒ نے 1902ء میں ایک پیش گوئی کی تھی

Scanned with CamScanner

جو مرزا قادیانی کے جھوٹے ہونے پر ہنس رہی ہے۔ آپ بھی ملاحظہ کیجیے:

□ "ہم پیشین گوئی کرتے ہیں کہ مدینہ منورہ زادھا اللہ شرفا میں حاضر ہو کر سلام کرنا اور جواب سلام سے مشرف ہونا، یہ نعمت (مرزا) قادیانی کو کبھی نصیب نہ ہوگی"۔

(سیف چشتیائی از حضرت سیّد پیر مہر علی شاہ ص 108، شائع شدہ 1981ء)

اس پیش گوئی کے شائع ہونے کے بعد مرزا قادیانی تقریباً چھ سال زندہ رہا لیکن اللہ تعالیٰ نے اسے مدینہ منورہ کی حاضری کی توفیق نہ دی۔

آنجہانی مرزا قادیانی کے کفریہ عقائد و عزائم اور مرتدانہ سرگرمیوں کے جواب میں پیر مہر علی شاہؒ نے انتہائی عالمانہ اور معرکۃ الآرا تصانیف لکھیں جن میں شمس الہدایہ فی اثبات حیات المسیح اور سیف چشتیائی شہرہ آفاق حیثیت رکھتی ہیں۔ پیر صاحبؒ نے ان کتابوں کا ایک ایک نسخہ مرزا قادیانی کو بھی بھیجا۔ چاہیے تو یہ تھا کہ مرزا قادیانی کے عقائد جن کو قرآن و حدیث کی روشنی میں پیر صاحب نے باطل اور کفریہ قرار دیا تھا، دفاع کیا جاتا اور علمی جواب دیا جاتا۔ لیکن اس کے برعکس آنجہانی مرزا قادیانی اسے پڑھ کر آپے سے باہر ہو گیا اور پیر صاحبؒ کی شان میں بکواس شروع کر دی۔ (نقل کفر، کفر نہ باشد)۔ مرزا قادیانی نے پیر صاحبؒ کو ملعون لومڑی، نادان، چور، کذاب، نجاست خور، جاہل، بے حیا اور گوہ کھانے والا کہا۔ (استغفر اللہ)

(نزول المسیح صفحہ 62 تا 81 مندرجہ روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 440 تا 459 از مرزا قادیانی)

ایک اور کتاب میں اول فول بکتے ہوئے مزید لکھا:

□ "مجھے ایک کتاب کذاب (حضرت پیر مہر علی شاہ) کی طرف سے پہنچی ہے۔ وہ خبیث کتاب اور بچھو کی طرح نیش زن۔ پس میں نے کہا کہ اے گولڑہ کی زمین، تجھ پر لعنت۔ تو ملعون کے سبب سے ملعون ہو گئی پس تو قیامت کو ہلاکت میں پڑے گی۔"

(اعجاز احمدی صفحہ 75 مندرجہ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 188 از مرزا قادیانی)

مرزا قادیانی کی ذہنی حالت کا اندازہ اس بات سے لگائیں کہ قادیانی عقائد کے مخالفانہ کتاب ملنے پر اس نے نہ صرف پیر صاحب کو برا بھلا کہا بلکہ اس پورے علاقے اور اس کے مکینوں کو بھی ملعون قرار دے ڈالا۔ جبکہ قادیانی جماعت کا نعرہ ہے: "محبت سب

Scanned with CamScanner

کے لیے، نفرت کسی سے نہیں۔" عجیب بات ہے کہ مخالفت حضرت پیر مہر علی شاہ گولڑویؒ نے کی اور لعنت گولڑہ کے تمام رہنے والوں پر کی اور وہ بھی قیامت تک۔ سوال پیدا ہوتا ہے کہ اگر گولڑہ کی سرزمین پر کوئی قادیانی آباد ہوگیا تو کیا وہ بھی اس ابدی لعنت کا مستحق ہوگا؟

جولائی 1900ء میں مرزا قادیانی نے حضرت پیر مہر علی شاہؒ کو مناظرے کا چیلنج دیا تو پیر صاحب نے اس چیلنج کو مرزا قادیانی کی تمام شرائط پر قبول کرلیا۔ لیکن جب مرزا قادیانی کو پتہ چلا کہ جناب پیر صاحب مناظرہ کے لیے لاہور تشریف لا رہے ہیں تو اس کے ہاتھ پاؤں پھول گئے اور مقررہ تاریخ کو وہ اس مناظرہ میں نہ آیا اور پیٹھ دکھا کر بھاگ گیا۔ بعد میں اس نے مندرجہ ذیل عذر کیا:

❑ "اور میں بہرحال لاہور پہنچ جاتا مگر میں نے سنا ہے کہ اکثر پشاور کے جاہل سرحدی پیر صاحب کے ساتھ ہیں۔ اور ایسا ہی لاہور کے اکثر سفلہ اور کمینہ طبع لوگ گلی کوچوں میں مستوں کی طرح گالیاں دیتے پھرتے ہیں اور نیز مخالف مولوی بڑے جوشوں سے وعظ کر رہے ہیں کہ یہ شخص واجب القتل ہے۔ تو اس صورت میں لاہور میں جانا بغیر کسی احسن انتظام کے کس طرح مناسب ہے۔" (مجموعہ اشتہارات جلد دوم صفحہ 461 طبع جدید از مرزا قادیانی)

حالانکہ مرزا قادیانی کا کہنا ہے:

❑ "واللہ یعصمک من عندہ ولولم یعصمک الناس۔ (اور اللہ تعالیٰ تیری حفاظت کرے گا، اگرچہ لوگ تیری حفاظت نہ کریں)"۔

(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات، صفحہ 179 طبع چہارم از مرزا قادیانی)

❑ "ہم خدا کے مرسلین اور مامورین کبھی بزدل نہیں ہوا کرتے، بلکہ سچے مومن بھی بزدل نہیں ہوتے۔ بزدلی ایمان کی کمزوری کی نشانی ہے۔"

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 286 طبع جدید از مرزا قادیانی)

❑ "اور میرے ساتھ تو خدا تعالیٰ کے پاسبان ہیں کہ وہ میری میرے دشمنوں سے حفاظت کرتے ہیں۔" (خطبہ الہامیہ صفحہ 64 مندرجہ روحانی خزائن جلد 16 صفحہ 110، 111 از مرزا قادیانی)

❑ "براہینِ احمدیہ میں میری نسبت خدا تعالیٰ کی یہ پیش گوئی ہے کہ قتل وغیرہ کے

Scanned with CamScanner

منصوبوں سے میں بچایا جاؤں گا۔"

(حقیقۃ الوحی صفحہ 234 مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 234 از مرزا قادیانی)

تحفظ ختم نبوت کے لیے پیر صاحب کی گرانقدر کوششیں تیرہ سو سال کے اولیاء و مشائخ کی روحانی قوتوں کا فیضان تھا اور نہ جانے کون کون سی ہستیاں آپ کی پشت پناہ تھیں۔ ایک بزرگ حضرت سید چانن شاہ جابہ شریف اس عرصے میں اپنے ایک خواب کی کیفیت یوں بیان کرتے تھے:

☐ "میں نے ایک فوج کو علَم لہراتے دریائے جہلم کے پل پر سے لاہور کی طرف جاتے دیکھا جس میں سے ایک صاحب نے میرے پوچھنے پر بتایا کہ ہم بغداد شریف سے آ رہے ہیں اور پیر صاحب گولڑہ شریف کی نصرت کے لیے جھوٹے مدعی نبوت مرزا قادیانی کے مقابلے پر لاہور جا رہے ہیں۔"

مناظرہ سے فرار کے باوجود مرزا قادیانی نے اپنی عادت سے مجبور ہو کر حضرت پیر مہر علی شاہؒ سے چھیڑ چھاڑ جاری رکھی۔ آخری قادیانی حربہ جو استعمال کیا گیا، یہ تھا کہ 1907ء میں قادیانیوں نے عوام الناس میں یہ بات پھیلا دی کہ آنے والے جیٹھ کے مہینے میں حضرت پیر مہر علی شاہؒ کا انتقال ہو جائے گا۔ پیر صاحبؒ کے عقیدت منداس سے بڑے پریشان ہوئے کہ مبادا مرزا قادیانی تنگ آ کر پیر مہر علی شاہؒ کو قتل نہ کروا دے۔ چنانچہ حضرت پیر مہر علی شاہؒ کے پیر بھائی جناب میاں محمد قریشیؒ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اپنی حفاظت کے لیے مناسب انتظام کے لیے کہا۔ لیکن پیر مہر علی شاہؒ نے انہیں تسلی دیتے ہوئے کہا کہ "میاں محمد! موت تو برحق ہے اور سب کو اس کا ذائقہ چکھنا ہے۔ تسلی رکھو، ان شاء اللہ! اس سال کے جیٹھ میں مہر علی شاہؒ نہیں مرے گا۔" اسی سال جب سیال شریف کے عرس پر ان سے ملاقات ہوئی تو حضرت پیر صاحب نے میاں صاحب سے فرمایا: **الجیٹھ بالجیٹھ** یعنی جیٹھ جیٹھ سے بدل گیا۔ اس موقع پر آپ نے یہ ضرب المثل بھی استعمال کی کہ: کٹی کلے دے زور تے کُدّ دی اے، یعنی بچھڑا کھونٹے کے بل پر ہی تو کودتا ہے۔ چنانچہ 1908ء کے جیٹھ کا مہینہ آیا تو

Scanned with CamScanner

مرزا قادیانی برانڈرتھ روڈ لاہور میں واقع احمدیہ بلڈنگ کے بیت الخلا میں نہایت عبرتناک حالت میں مرا اور جہنم واصل ہو گیا۔ یوں پیر صاحبؒ اپنی ولایت کی صداقت کا ایک اور نشان چھوڑ گئے۔ (تاریخ محاسبہ قادیانیت از پروفیسر خالد شبیر)

حضرت پیر صاحب اتحاد بین المسلمین کے زبردست داعی تھے۔ یہی وجہ ہے کہ تمام مسالک کے لوگ ان کا دلی احترام کرتے ہیں۔ 1900ء میں جھوٹے مدعی نبوت آنجہانی مرزا قادیانی نے حضرت پیر مہر علی شاہ کو مناظرے کا چیلنج دیا تو آپ نے اسے فوری قبول کرتے ہوئے (مرزا قادیانی کی شرائط پر) 25 اگست 1900ء کو لاہور آنے کا وعدہ کیا۔ جس پر مرزا قادیانی اور اُس کے پیروکاروں کو سانپ سونگھ گیا اور مباہلہ، مناظرہ اور مباحثہ سے راہ فرار اختیار کر لی۔ اس معرکہ میں تمام مسالک کے راہنما ایک پلیٹ فارم پر جمع ہو گئے اور حضرت پیر صاحبؒ گولڑہ شریف کو اپنا سربراہ و نمائندہ ہونے کا اعلان کیا۔ بالکل وہی صورت حال پیدا ہوئی جو پاکستان کے وجود میں آنے کے وقت ہندو کفر کے مقابلے میں اسلامی سیاسی پلیٹ فارم پر پیدا ہو گئی تھی اور یہی صورت آج سے تیرہ سو سال قبل قیصر روم کے اسلامی ممالک پر حملہ کے خطرہ کے وقت بھی پیدا ہوئی تھی۔ جب حضرت امیر معاویہؓ نے رومی سلطنت کو خبردار کیا تھا کہ اگر اندرونی اختلاف کے پیش نظر اسلامی سلطنت پر حملہ کیا گیا تو سب سے پہلا سپاہی جو حضرت علیؓ کے لشکر سے تمہارے مقابلہ کے لیے نکلے گا، وہ معاویہؓ بن ابوسفیانؓ ہو گا"۔

؎ اپنی ملت پر قیاس اقوام مغرب سے نہ کر
خاص ہے ترکیب میں قوم رسول ہاشمی ﷺ

چنانچہ پیر صاحب وعدہ کے مطابق 24 اگست 1900ء کو لاہور پہنچ گئے اور کئی دن مرزا قادیانی کا انتظار کرتے رہے مگر وہ نہ آیا۔ یوں چشم فلک نے "جاء الحق وزھق الباطل ان الباطل کان زھوقا" کا عظیم الشان نظارہ ملاحظہ کیا۔ 27 اگست کو بادشاہی مسجد لاہور میں حضرت پیر صاحبؒ کی صدارت میں مسلمانوں کا عظیم الشان جلسہ منعقد ہوا جس میں تمام مسالک کے علمائے کرام و مشائخ عظام نے شرکت کی۔ اس کانفرنس

Scanned with CamScanner

میں حضرت امیر ملت پیر سیّد جماعت علی شاہؒ اور حضرت مولانا ثنا اللہ امرتسریؒ کی تقاریر کو خوب سراہا گیا۔ چنانچہ اس عظیم الشان فتح کی یاد میں گولڑہ شریف میں ہر سال باقاعدگی سے ''عالمی خاتم النبیین کانفرنس'' منعقد ہوتی ہے جس میں ملک بھر سے تمام مسالک کے جید علما و مشائخ اور تمام سیاسی جماعتوں کے قائدین کو شرکت اور خطاب کی دعوت دی جاتی ہے۔ یہ اجتماع اتحاد بین المسلمین کا فقید المثال مظاہرہ ہوتا ہے۔ 114 ویں سالانہ عالمی خاتم النبیین کانفرنس منعقدہ 25 اگست 2014ء بمقام گولڑہ شریف کے اعلامیہ میں کہا گیا: ''ہمیں تمام تر مسلکی فرقہ واریت، سیاسی اختلافات، گروہی و لسانی تعصّبات کو ترک کرکے باطل قوتوں کے سامنے ملی وحدت کے ساتھ سینہ سپر ہونے کی ضرورت ہے''۔

جس طرح ملتے ہیں لب، نام محمد ﷺ کے سبب
کاش ہم مل جائیں سب، نام محمد ﷺ کے سبب

حضرت پیر مہر علی شاہ گولڑویؒ کے عقیدت مندوں سے پرزور درخواست ہے کہ وہ فتنہ قادیانیت کے خلاف جانی و مالی جہاد کرکے پیر صاحبؒ کی تحریک کو دوبارہ زندہ کریں۔ آپؒ کی روح اپنے عقیدت مندوں اور مریدوں سے پکار پکار کر کہتی ہے کہ اگر تم میرے سچے مرید اور عقیدت مند ہو تو اتفاق و اتحاد کی فضا پیدا کرکے عقیدہ ختم نبوت کی حفاظت کے لیے اپنی زندگیاں وقف کردو۔ قادیانیوں کا مکمل طور پر معاشرتی اور معاشی بائیکاٹ کرو۔ قادیانیوں کی ارتدادی سرگرمیوں پر کڑی نظر رکھو۔ اپنے شہروں اور دیہاتوں میں تحفظ ختم نبوت کانفرنسوں کا اہتمام کرو۔ قادیانیوں کی طرف سے شعائر اسلامی استعمال کرنے پر معززین علاقہ کے ہمراہ متعلقہ تھانہ جاکر قادیانی ذمہ داران کے خلاف قانون کے مطابق مقدمہ درج کرائیں۔ اپنے حلقہ احباب میں عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت اچھی طرح متعارف کرواؤ تاکہ کسی مسلمان کی متاع ایمان نہ لٹ سکے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ختم نبوت کا تحفظ کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین!

کی محمد ﷺ سے وفا تو نے تو ہم تیرے ہیں
یہ جہاں چیز ہے کیا لوح و قلم تیرے ہیں

اوّلین مجاہدِ تحفظِ ناموسِ رسالت ﷺ

شہیدوں کے سردار

سیدالشہدا، سیدنا حضرت حمزہؓ کی مستند سیرت و فضائل اور شجاعت و شہادت پر مبنی ایک ایمان پرور اور ایقان افروز تالیف

محمد متین خالد

- ایسے تاجدارِ اقلیم شہادت کی لازوال اور جگر فگار داستان جنھوں نے حب رسول ﷺ کو تابندہ تر اور ناموس رسالت ﷺ کو پائندہ تر بنا کر ملت بیضا کو ایک نیا اوج کمال بخشا۔
- ایسے خوش قسمت جنھیں حضور پرنور نبی محتشم ﷺ کے پیارے چچا، رضاعی بھائی اور حبیب لبیب ہونے کا منفرد و یگانہ اور یکتا و اعلیٰ اعزاز حاصل ہے۔
- ایسے پیکر شجاعت جن کی حضور خاتم النبیین ﷺ سے محبت و عقیدت دین اسلام کی طرف اولین راہنمائی اور جنھیں سابقون الاولون کے قافلے میں مرکزی حیثیت حاصل ہے۔
- ایسے خوش نصیب جنھیں حضور نبی الملاحم ﷺ نے سید الشہدا، اسد اللہ، اسد الرسول، فاعل الخیرات اور کاشف الکربات ایسے معزز ترین اور صد آفرین القابات و خطابات سے سرفراز فرمایا۔
- ایسے شجیع و جری اور بہادر و دلاور جنھوں نے دین اسلام کی سربلندی و سرفرازی کی خاطر میدان کارزار میں دیوانہ وار جان نچھاور کر کے اسے وقار و اعتبار کی ثروت بخشی اور یوں تاریخ میں ہمیشہ کے لیے امر ہو گئے۔
- ایسے عظیم المرتبت مجاہد جنھوں نے اپنے پاکیزہ لہو سے جبل احد پر لا الٰہ الا اللہ کا نقش دوام ثبت کیا۔
- ایسی نابغہ روزگار اور عبقری شخصیت جن کی عظیم الشان قربانی و ایثار سے چمنستان اسلام گلزار و گلنار بنا ہوا ہے۔
- ایسے بطل جلیل جن کی سرفروشی و جانثاری اور بہادری و حق گوئی کے حیرت انگیز کارنامے صفحات دہر پر زریں حروف سے رقم اور محبت رسول ﷺ کے انمول نقوش سے معمور ہیں۔
- ایسے ضیغم اسلام جن کے وجد آفریں تذکرہ کے بغیر تاریخ اسلام نامکمل رہے گی۔
- ایسے بے مثال ہیرو جن کا دشمنانِ اسلام کے انبوہ میں بے خوفی و بے باکی کے عالم میں بانگ دہل قبول اسلام کا واقعہ پوری ملت اسلامیہ کے لیے نہایت فخر و انبساط کا باعث ہے۔
- ایسے شہید محبت جن کا نام ہونٹوں پر آتے ہی دل و دماغ میں ناقابل تسخیر جرات و شجاعت کے چراغ جھلملانے لگتے اور آنکھیں اُن کے احترام میں جھک جاتی ہیں۔
- ایسے پاکباز اور اسلامی تاریخ کے روشن ستارے جو آج بھی روحانی طور پر مدینہ طیبہ کے والی اور حاکم ہیں۔

معروف صحافی و کالم نگار جناب منصور اصغر راجہ، صاحب علم و دانش حضرت مولانا محمد رضوان عزیز، اُردو ادب کے مایہ ناز نثر نگار جناب پروفیسر تفاخر محمود گوندل، درویش صفت شخصیت جناب محمد جاوید چودھری، آسمان علم و ادب کے درخشندہ ستارے جناب محمد حامد سراج، اسلام اور پاکستان کی نظریاتی سرحدوں کے محافظ جناب اوریا مقبول جان کی محبت و عقیدت میں ڈوبی اور کوثر و تسنیم میں دھلی ہوئی گرانقدر تقاریظ کے ساتھ۔

ایک ایسی کتاب جس کا مطالعہ آپ کے ایمان و ایقان کو ایک نئی جلا بخشے گا اور آپ کے فکر و خیال میں ایک ولولہ تازہ پیدا کرے گا۔

یا رافع

یا رافع

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِكْ وَسَلِّمْ

يَا مُفَتِّحَ الْاَبْوَابِ وَيَا مُسَبِّبَ الْاَسْبَابِ

اے کھولنے والے دروازوں کے اور اے سبب پیدا کرنے والے اسباب کے،

وَيَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ وَالْاَبْصَارِ وَيَا غِيَاثَ الْمُسْتَغِيْثِيْنَ

اے پھیرنے والے دلوں اور آنکھوں کے، اے فریاد سننے والے فریاد کرنے والوں کی،

وَيَا دَلِيْلَ الْمُتَحَيِّرِيْنَ وَيَا مُفَرِّحَ الْمَحْزُوْنِيْنَ

اے راہ دیکھانے والے حیرانوں کے، اے فرحت دینے والے غمگینوں کے، میری مدد

اَغِثْنِيْ اَغِثْنِيْ اَغِثْنِيْ تَوَكَّلْتُ عَلَيْكَ يَا رَبِّيْ

فرمایئے، میری مدد فرمایئے، میری مدد فرمایئے۔ بھروسہ کیا میں نے آپ پر اور سپرد کیا

وَفَوَّضْتُ اِلَيْكَ اَمْرِيْ يَا رَبُّ يَا رَبُّ يَا رَبُّ يَا اَللّٰهُ

میں نے آپ کو اپنا کام اے پروردگار، اے پروردگار، اے اللہ

يَا بَاسِطُ يَا رَزَّاقُ يَا فَتَّاحُ يَا كَرِيْمُ

اے خوشحالی دینے والے، اے رزق دینے والے، اے فتح دینے والے، اے سخی، اے کریم۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِكْ وَسَلِّمْ

مناسب وقت مقرر کر کے اول و آخر درود شریف پڑھ کر
21 مرتبہ روزانہ پڑھیں تمام پریشانیوں کے لیے اکسیر ہے۔

تقدیر کے بیج

خیالات پر قابو رکھیں یہ افعال بن جاتے ہیں
افعال عادات بن جاتی ہیں
عادات پختہ ہو کر کردار بن جاتی ہیں
اور تمہارا کردار ہی تمہاری تقدیر ہے

Scanned with CamScanner

روشنی

عقیدہ ختم نبوت سے بے خبری کی وجہ سے اچھے خاصے تعلیم یافتہ لوگ بھی گناہ کے مرتکب ہو جاتے ہیں۔ بعض پڑھے لکھے لیکن مذہبی ناواقفیت کی وجہ سے انجانے میں غلطی کر بیٹھتے ہیں جس کی بارگاہ لم یزل میں معافی نہیں ہے۔ حضور ختمی المرتبت نبی کریم ﷺ کی محبت دین اسلام کی شرطِ اوّل ہے۔ عقیدہ ختم نبوت کی تعلیم و تربیت پر توجہ کرنا، شعور و آگہی دینا اور اپنے بچوں کو اس عقیدہ کی اہمیت سے روشناس کروانا فرض عین ہے۔ عقیدہ ختم نبوت ایک مسلمان کی زندگی میں بے حد ضروری ہے۔ دنیا کے ہر اہم کام سے پہلے اس جذبے میں اپنے آپ کو کاربند کرنا چاہیے۔ مشائخ عظام ہمیشہ مقابلوں، مباہلوں اور مناظروں سے احتراز فرماتے تھے۔ حضرت سیدنا و مولانا پیر سیّد مہر علی شاہ گیلانی قدس سرہٗ محافل دنیا سے رخ موڑ کر الگ تھلگ اپنے حقیقی مالک کی طرف لو لگائے بیٹھے تھے۔ جیسے ہی ایک بدبخت نے نبوت کا دعویٰ کیا تو آپ نے فوراً گوشہ نشینی اور خلوت گزینی ترک کر دی اور میدان عمل میں اتر آئے۔ مدعی نبوت کے رد میں اس کے ہر چیلنج کو قبول فرمایا۔ کذاب کے باطل دعوے کو جھٹلانے کے لیے آپ لاہور تشریف لائے۔ یعنی مرزا قادیانی کے ہر دعویٰ کو باطل ثابت کرنے کے لیے مباہلے و مناظرے پر آمادہ ہو گئے۔ خواجہ اجمیرؒ کی جلالت کو شمشیر برہنہ سے تعبیر کیا اور قلم کے وار سے سیفِ چشتیائی کی صورت میں مدعی نبوت کو ہلاک کر دیا یعنی قبلہ پیر سیّد مہر علی شاہ گیلانیؒ نے یہ ثابت کر دکھایا کہ ہر عبادت اور گوشہ نشینی میں وظائف و اوراد سے افضل عمل اور عبادت ختم نبوت پر ایمان ہے اور جھوٹے مدعیانِ نبوت کے خلاف میدان عمل میں اترنا ہے۔ ایسا عمل صحابہ کرامؓ اور اولیائے عظامؒ کی سنت ہے۔ قلم کے وار بڑی کاری ضرب لگاتے اور شکست فاش سے ہمکنار کرتے ہیں۔ اس میدان میں جناب محمد متین خالد نمایاں حیثیت رکھتے ہیں۔ الحمدللہ! ان کی ساری زندگی ایسے علمی و تحقیقی کاموں میں صَرف ہوئی ہے۔ آپ نے ردِّ قادیانیت پر بہت سی کتب تصنیف فرمائی ہیں۔ اس کتابچہ کی تسہیل سے تحفظ ختم نبوت کے پیغام کو ہر قاری تک پہنچانا ہے اور محمد متین خالد صاحب کو یقیناً بارگاہ غوثیہ و مہریہ سے اجر ملے گا اور اُن پر بارگاہِ رسالت مآب ﷺ سے عنایات یزدانی کی بارش ہو گی۔ آمین ثم آمین

پروفیسر ڈاکٹر محمد شاہ کھگہ

گورنمنٹ پوسٹ گریجوایٹ کالج، ننکانہ صاحب

Scanned with CamScanner